REGD. No. L-5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″

پرچہ جات خطبہ نمبر ۷

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۸ تبلیغ ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۸ فروری ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۴۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۷ فروری ۱۹۶۲ء بوقت ۹ بجے صبح

کل شام حضور کو اعصابی ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے کل حسب معمول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مسٹر حمید نظامی کی وفات حسرت آیات

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

آج کے اخبارات میں یہ افسوسناک اطلاع شائع ہوئی ہے کہ مسٹر حمید نظامی ایڈیٹر اخبار "نوائے وقت" وفات پا گئے ہیں۔ یہ خبر حقیقۃً ملک کے لئے ایک بڑا صدمہ ہے کیونکہ مسٹر حمید نظامی ایک قابل صحافی اور دلیر اخبار نویس تھے اور سیاسی امور میں ان کی رائے اکثر صورتوں میں معقول اور متوازن ہوا کرتی تھی جسے وہ عموماً بلاخوف لومۃ لائم ظاہر کر دیا کرتے تھے حتیٰ کہ ملک کے بعض ہنگامی ایام میں بھی کئی دفعہ انہوں نے دلیری کے ساتھ مگر مناسب اور محتاط الفاظ میں حکام کی رائے کے خلاف اظہار خیال کیا اور صحت مند تنقید کے اصول پر قائم رہے۔ اسی وجہ سے ملک کے اردو اخباروں میں "نوائے وقت" کو ایک خاص مقام حاصل تھا دیانت داری کی رائے خواہ وہ بعض حالات میں غلط ہی ہو ہمیشہ قابل قدر ہوتی ہے اس لئے یہ جاننے کے باوجود کہ حمید نظامی صاحب کو جماعت احمدیہ کے بعض نظریات سے ہمارے لٹریچر کے ناکافی مطالعہ کی وجہ سے اختلاف تھا جسے وہ کبھی کبھی اپنے اخبار میں ظاہر بھی کر دیا کرتے تھے ہمارے دل میں ان کی قدر تھی اور ان کی جدائی کی موت پر ان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔ فقط

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۶/۲/۶۲

جماعت احمدیہ کی ۴۳ ویں مجلس مشاورت

جماعت احمدیہ کی ۴۳ ویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایجنڈا جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے نمائندگان ان امور پر اپنی جماعت سے مشورہ کر کے تشریف لائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

اپنی طرف سے حج بدل کا انتظام

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

میں نے جس دوست کو اپنے خرچ پر حج کے لئے تیار کیا تھا خدا کے فضل سے ان کا نام قرعہ میں آگیا ہے۔ اس دوست کا نام مولوی عبداللطیف صاحب فاضل سکنہ گوالمنڈی لاہور ہے میرے علم میں وہ ایک مخلص اور نیک اور دعاگو احمدی ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں میری طرف سے بصورت احسن حج مکمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور ارض حرم اور ایام حرم میں ان کی عبادتوں اور مناجاتوں اور دعاؤں کو قبول کرے اور میرے لئے اور خود ان کے لئے بھی ثواب دارین کا موجب بنائے۔ میری ایک عرصہ دراز سے خواہش تھی کہ حج کی سعادت کا شرف حاصل کروں۔ مگر اپنی معذوریوں اور صحت کی خرابی کی وجہ سے خود حج نہیں کر سکا اس لئے اب عنقریب مولوی عبداللطیف صاحب کو اپنے خرچ پر ارض حرم میں بھجوا رہا ہوں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے حضور کی وفات کے بعد حافظ احمد اللہ خان صاحب مرحوم کے ذریعہ حج بدل کروایا تھا اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے خود اپنی طرف سے بھی ایک خاتون کو خرچ ادا کر کے حج کرایا تھا۔ اسی طرح دو سال ہوئے ام مظفر احمد نے عزیز شبیر احمد صاحب وکیل المال کے ذریعہ حج بدل کرایا تھا۔ اللہ تعالیٰ انسان کی نیت اور اس کی معذوریوں کو جانتا ہے اور ہم بہر حال اس سے عفو اور نیک اجر کی امید رکھتے ہیں۔ فقط والسلام

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۵/۲/۶۲

محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے تعزیت کا اظہار

ربوہ ——— محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے جناب حمید نظامی صاحب ایڈیٹر روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی وفات پر دلی افسوس اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کل مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۲ء کو "نوائے وقت" کی وساطت سے حسب ذیل پیغام بذریعہ تار ارسال فرمایا:۔

"جناب حمید نظامی صاحب کی افسوسناک وفات کی خبر سن کر شدید صدمہ ہوا پاکستان صف اول کے ایک ممتاز اخبار نویس سے محروم ہو گیا ہے۔ ازراہ نوازش مرحوم کے افراد خاندان تک پرخلوص تعزیت پہنچا دیں۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲۷ فروری۔ چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کی طرف سے ابھی ابھی بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۶۲ء کو سکندرآباد میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت سیٹھ صاحب رضی اللہ عنہ بہت مخلص اور بہت قربانیاں کرنے والے بزرگ تھے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ

رمضان المبارک ایک نہائیت ہی بابرکت مہینہ ہے اسکی قدر کرو اور دُعاؤں کے ذریعہ قربِ الٰہی حاصل کرنیکی کوشش کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے زریں ارشادات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کی اہمیت کے بارہ میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اسے قبل ازیں دو اقساط میں پیش کیا جا چکا ہے۔ اب حضور کے وہ ارشادات پیش کئے جاتے ہیں جو حضور نے آیت قرآنی شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کی تفسیر میں بیان فرمائے ہیں۔

خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی) ۲۲.۲.۶۲ ۲۴

فرمایا

رمضان کا مہینہ

ان مقدس ایام کی یاد دلاتا ہے جن میں قرآن کریم جیسی کامل کتاب کا دنیا میں نزول ہوا۔ وہ مبارک دن۔ وہ دنیا کی سعادت کی ابتداء کے دن۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت کے دروازے کھولنے والے دن۔ جب دنیا کی گھناؤنی شکل اس کے بدصورت چہرے اور اس کے اذیت پہنچانے والے اعمال سے تنگ آکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غارِ حرا میں جا کر اور دنیا سے منہ موڑ کر اور اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر صرف اپنے خدا کی یاد میں مصروف رہا کرتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ دنیا سے اس طرح بھاگ کر وہ اپنے فرض کو ادا کریں گے جسے ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا ہے۔ انہی تنہائی کی گھڑیوں میں انہی جدائی کے اوقات میں اور انہی غور و فکر کی ساعات میں رمضان کا مہینہ آپ پر آگیا اور جہاں تک

معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے

چوبیسویں رمضان کو وہ جو دنیا کو چھوڑ کر علیحدگی میں چلا گیا تھا اسے اس کے پیدا کرنیوالے اسکی تربیت کرنیوالے اسکو تعلیم دینے والے اور اس سے محبت کرنیوالے خدا نے حکم دیا کہ جاؤ اور جا کر دنیا کو ہدایت کا راستہ دکھاؤ اور بتایا کہ تم مجھے تنہائی میں اور غارِ حرا میں ڈھونڈتے ہو مگر میں تمہیں مکہ کی گلیوں اور ان کے شور و شغب میں ملوں گا۔ جاؤ اور اپنی قوم کو پیغام پہنچاؤ کہ میں نے تم کو ادنیٰ حالت میں پیدا کر کے اور پھر ترقی دیکر اس لئے دنیا میں نہیں بھیجا کہ کھاؤ پیو اور مر جاؤ اور کوئی سوال تم سے نہ کیا جائے۔

آپ اس آواز کو سن کر حیران رہ گئے

آپ نے جبرائیل کو حیرت سے دیکھ کر کہا کہ مَآ اَنَا بِقَارِئٍ۔ میں تو پڑھنا نہیں جانتا یعنی اس قسم کا پیغام مجھے عجیب معلوم ہوتا ہے کیا یہ الفاظ میرے منہ سے مکہ والوں کے سامنے زیب دیں گے۔ کیا میری قوم ان کو قبول کرے گی اور سنے گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو متواتر حکم دیا گیا کہ جاؤ اور پڑھو جاؤ اور پڑھو۔ جاؤ اور پڑھو تب آپ نے اس آواز پر اس ارشاد کی تعمیل میں تنہائی کو چھوڑا اور جلوت اختیار کی۔ مگر وہ کیسی مجلس تھی وہ ایسی نہ تھی کہ جس میں ایک دوست بیٹھ کر دوسرے دوست کے سامنے اپنے شکوے بیان کرتا ہے۔ وہ ایسی مجلس نہ تھی جس میں دوست اپنے دوست کے خوش کرنے والے حالات سنتا اور لطف اٹھاتا ہے وہ ایسی مجلس نہ تھی جس میں انسان اپنی ذہنی کوفت اور تھکان دور کرتا ہے۔ وہ فضول کہانیوں والی مجلس نہ تھی۔ شعر و شاعری کی مجلس نہ تھی ایسی مجلس نہ تھی جس میں مباحثات اور مناظرات ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ مجلس ایسی تھی جس میں ایک طرف سے

متواتر اور پیہم اخلاص کا اظہار

ہوتا تھا تو دوسری طرف سے متواتر اور پیہم گالیاں۔ دشنام۔ ڈراوے اور دھمکیاں ملتی تھیں۔ وہ ایسی مجلس تھی جس میں ایک دفعہ جانے کے بعد دوسرے دن جانے کی خواہش باقی نہیں رہتی۔ وہ ایسی گالیاں اور ایسے ڈراوے اور ایسی دھمکیاں ہوتی تھیں کہ ایک طرف ان کے دینے والے سمجھتے تھے کہ اگر اس شخص میں کوئی حس باقی ہے تو کل اس کے منہ سے ایسی بات ہرگز نہ نکلے گی۔ وہ خوش ہوتے تھے کہ آج ہم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان بند کر دی اور دوسری طرف جب خدا تعالےٰ کا سورج چڑھتا تو خدا تعالےٰ کا یہ عاشقِ صادق خدا تعالےٰ کا یہ پیغام مکہ والوں کو پہنچانے کے لئے پھر نکل کھڑا ہوتا۔ پھر تمام دن وہی گالیاں وہی دھمکیاں اور وہی ڈراوے ہوتے تھے۔ اور اسی میں شام ہو جاتی مگر جب رات کا پردہ حائل ہوتا تو وہ سمجھتے کہ شاید آج یہ خاموش ہو گیا ہوگا۔ مگر وہ جس کے

کانوں میں خدائی آواز گونج رہی تھی

وہ مکہ والوں سے دب کر کیسے خاموش ہو جاتا۔ اگر تو اس کی رات سوتے گزرتی تو وہ بے شک اس پیغام کو بھول جاتا مگر جب اس کے سونے کی حالت جاگنے ہی کی ہوتی تو وہ کیسے بھول سکتا تھا۔ وہ سبق جو دُہرایا نہ جائے۔ بے شک بھول سکتا ہے۔ مگر جب آپ کی یہ حالت تھی کہ جونہی سرہانے پر سر رکھا وہی اِقْرَاْ کی آواز آنی شروع ہو جاتی تو آپ کس طرح اس پیغام کو بھول جاتے۔ پس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رمضان ہی میں یہ آواز آئی اور رمضان ہی میں آپ نے غارِ حرا سے باہر نکل کر لوگوں کو یہ تعلیم سنانی شروع کی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ یعنی رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اترا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ یعنی قرآن کریم لیلۃ القدر میں اتارا گیا ہے

رَمَضَان رَمَض سے نکلا ہے

جس کے معنے عربی زبان میں جلن اور سوزش کے ہیں۔ خواہ وہ جلن دھوپ کی ہو خواہ بیماری کی۔ اس لئے رمضان کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا موسم جس میں سختی کے اوقات اور ایام ہوں۔ ادھر فرمایا۔ ہم نے اسے رات کو اتارا ہے اور رات تاریکی اور مصیبت پر دلالت کرتی ہے۔ پس ان دونوں آیتوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ

الہام کا نزول

تکالیف اور مصائب کے ایام میں ہوا کرتا ہے۔ جب تک کوئی قوم مصائب اور شدائد سے دوچار نہیں ہوتی۔ جب تک اس کے دن راتیں نہیں بن جاتے جب تک وہ بھوک اور پیاس کی شدت سے تکلیف نہیں اٹھاتی۔ جب تک انسانی جسم اندر اور باہر سے مصیبت نہیں اٹھاتا اس وقت تک خدا تعالےٰ کا کلام اس پر نازل نہیں ہو سکتا اور اس ماہ کے انتخاب میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی بتایا ہے

۹۴

...اگر تم اپنے اوپر الہام الٰہی کا دروازہ کھولنا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ تکالیف اور مصائب میں سے گزرو۔ اور اس کے بغیر الہام الٰہی کی نعمت تمہیں میسر نہیں آسکتی۔ پس رمضان کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس مہینہ میں

قرآن کریم کی تلاوت

زیادہ کرنی چاہیئے اور اسی وجہ سے ہم بھی اس مہینہ میں درسِ قرآن کا انتظام کرتے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں اور قرآن کریم کے معانی پر غور کیا کریں۔ تا ان کے اندر قربانی کی روح پیدا ہو جس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ بہر حال یہ مہینہ بتاتا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ دنیا کی روحانی اصلاح کرے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ غارِ حرا کی علیحدگیوں میں جائے دنیا چھوڑے بغیر نہیں مل سکتی۔ پہلے اس سے علیحدگی اختیار کرنی ضروری ہوتی ہے۔ اور پھر وہ قبضہ میں آتی ہے۔ مگر وہ قبضہ جسے الٰہی قبضہ و تصرف کہتے ہیں ایک دنیوی قبضہ ہوتا ہے۔ جیسے دجال کا ہے۔ اس کے ملنے کا یہ شان یہی طریق ہے کہ اپنے آپ کو دنیا کے لئے وقف کر دیا جائے۔ لیکن جو شخص خدا تعالےٰ کا ہو کر اس پر قبضہ کرنا چاہے۔ وہ اسی صورت میں کر سکے گا۔ جب اسے چھوڑ دے تا دیکھو ابوجہل نے دنیا کے لئے کوشش کی اور اسے حاصل کیا۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا اور اور پھر بھی وہ آپ کو مل گئی۔ بلکہ ابوجہل سے زیادہ ملی۔ ابوجہل زیادہ سے زیادہ مکہ کا ایک رئیس تھا مگر آپ اپنی زندگی میں ہی سارے عرب کے بادشاہ ہو گئے۔ اور آج ساری دنیا کے شہنشاہ ہیں۔ غرض جو دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ملی وہ ابوجہل کو کہاں حاصل ہوئی۔ مگر ابوجہل کو جو کچھ حاصل ہوا وہ دنیا کمانے سے ملا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

جو کچھ ملا دنیا چھوڑنے سے ملا

پس روحانی جماعتوں کو دنیا، دنیا چھوڑنے سے ملتی ہے اور دنیوی لوگوں کو دنیا کمانے سے ملتی ہے۔ اور رمضان ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ اگر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ پہلے شدائد اور مصائب قبول کرو۔ راتوں کی تاریکیاں قبول کرو۔ اور ان چیزوں سے مت گھبراؤ کیونکہ یہی قربانیاں تمہاری کامیابی کا ذریعہ ہیں۔ غرض رمضان ایک خاص اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے اور جس شخص کے دل میں اسلام اور ایمان کی قدر ہوتی ہے وہ اس مہینہ کے آتے ہی اپنے دل میں ایک خاص حرکت اور اپنے جسم میں ایک خاص قسم کی کپکپاہٹ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان گزر جائیں۔ کتنے ہی سال ہمیں اور انکو آپس میں جدا کرتے چلے جائیں۔ کتنے ہی دنوں کا فاصلہ ہم میں اور ان میں حائل ہوتا چلا جائے لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینہ نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے۔ اور ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئے ہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی قریب نہیں چونکہ قرآن خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اس لئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام فاصلہ کو رمضان نے سمیٹ سمٹا کر ہمیں خدا تعالےٰ کے قریب پہنچا دیا ہے۔ وہ بُعد جو ایک انسان کو خدا سے ہوتا ہے۔ وہ بُعد جو ایک مخلوق کو اپنے خالق سے ہوتا ہے۔ وہ بُعد جو ایک کمزور اور نالائق ہستی کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا سے ہوتا ہے وہ یوں سمٹ جاتا ہے وہ یوں مٹ جاتا ہے وہ یوں غائب ہو جاتا ہے۔ جیسے سورج کی کرنوں سے رات کا اندھیرا۔ یہی وہ حالت ہے جس کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ جب رمضان کا مہینہ آئے اور میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں کہ ہمیں وہ کس طرح مل سکتا ہے تو تو انہیں کہدے کہ رمضان اور خدا میں کوئی فرق نہیں۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں خدا اپنے بندوں کے لئے ظاہر ہوا اور اس نے چاہا کہ پھر اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لے۔ قرآن کلام کے ذریعہ جو حبل اللہ ہے۔ وہ خدا کا رسہ ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا مخلوق کے ہاتھ میں۔ اب یہ بندہ کا کام ہے کہ وہ اس رسہ پر چڑھ کر اپنے خدا تک پہنچ جائیں۔ اب میں بتاتا ہوں کہ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ کے کتنے معنے ہو سکتے ہیں۔

اول اس جگہ فی تعلیلیہ ہے اور آیت کے معنی یہ ہیں کہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم اتارا گیا ہے یعنی رمضان المبارک کے روزوں کی اس قدر اہمیت ہے کہ ان کے بارہ میں قرآن کریم میں خاص طور پر احکام نازل کئے گئے ہیں اور جس حکم کے بارہ میں قرآن خود ... ہو اس کے متعلق ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ کتنا اہم اور ضروری ہوگا نیز یہ معنی لغت سے بھی ثابت ہیں چنانچہ عربی زبان میں کہتے ہیں تکلمت معاً فی ھذا الامر

احبابِ جماعت کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام

جماعت کا ہر فرد جس کا گزارہ ماہوار آمدن یا جائداد پر ہے نظامِ وصیت میں شامل ہو

مرکزی اور مقامی جماعتوں کے عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ احباب کو نظامِ وصیت میں شامل کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دیں

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

برادرانِ جماعت! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ایک گزشتہ مجلسِ شوریٰ میں مَیں نے فیصلہ کیا تھا کہ ہر سال ایک ہفتہ وصیت منایا جایا کرے تاکہ وصایا میں اضافہ ہو اور تا اسلام اور احمدیت کی اشاعت کیلئے لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ قربانی کا جذبہ پیدا ہو نظارت بہشتی مقبرہ اس فیصلہ کی تعمیل ہر سال کرتی رہی ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس سال بھی "ہفتہ وصیت" منانے کے لئے ۱۲ مارچ سے ۱۸ مارچ کے ایام مقرر کئے گئے ہیں سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ اس موقعہ پر مَیں بھی جماعت کو کوئی پیغام دوں۔

مَیں دوستوں سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وصیت کی اہمیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ "الوصیت" میں اچھی طرح واضح کر دی ہے اس کے بعد مَیں نے بھی خطبات اور تقریروں اور تحریروں میں اسکی طرف بارہا توجہ دلائی ہے، مگر جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے اب تک وصیت کرنیوالوں کی تعداد قریباً ۱۶½ ہزار تک پہنچی ہے جو جماعت کی موجودہ تعداد کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اگر نظارت بہشتی مقبرہ کثرت سے اس بارہ میں "الوصیت" اور میری تقریروں اور تحریروں کو شائع کرے تو امید ہے کہ وصایا کی کمی بہت جلد دور ہو جائیگی۔ کیونکہ اسکی مضبوطی کا وصایا کی زیادتی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

پس مَیں اس کے ذریعہ جماعت کے ہر فرد کو جس کا گزارہ ماہوار آمدن یا جائداد پر ہے نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی تحریک کرتا ہوں اور ہر مرکزی اور مقامی جماعت کے عہدیداروں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اس طرف خاص طور پر توجہ کریں۔

اس غرض کے لئے مناسب ہوگا کہ ہر جماعت میں سکرٹری وصایا مقرر کئے جائیں جو اس تحریک کو چلاتے رہیں۔ اسی طرح امراء اور مربیان سلسلہ کو بھی چاہیئے کہ وہ اس تحریک کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو اور وہ ہمیشہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے آپ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد ۲۱/۲/۶۲

میں نے تجھ سے اس امر کے متعلق گفتگو کی اسی طرح قرآن کریم میں بھی اس کی مثال پائی جاتی ہے۔ سورۂ یوسف میں امراۃ العزیز کے متعلق آتا ہے کہ اس نے کہا فذالکن الذی لمتننی فیہ (یوسف ع ۴) یہ وہ شخص ہے جس کے بارہ میں تم نے مجھے ملامت کی ہے۔ اسی طرح حدیث میں آتا ہے عُذِّبت امرأۃ فی ھرۃ حبستھا (بخاری جلد ۲ کتاب المساقاۃ) ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا کیونکہ اس نے اسے بغیر کھلائے پلائے باندھ دیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔

دوسرے معنے یہ ہیں

کہ رمضان ایسا مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا ہے۔ چنانچہ حدیثوں سے صاف طور پر ثابت ہے کہ قرآن کریم کا نزول رمضان کے مہینہ میں شروع ہوا اور گو تاریخ کی تعیین میں اختلاف ہے۔ لیکن محدثین عام طور پر ۲۴ تاریخ کی روایت کو مقدم بتاتے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن حجر عسقلانی اور علامہ زرقانی دونوں نے اس روایت کو ترجیح دی ہے کہ قرآن کریم رمضان کی ۲۴ تاریخ کو اترنا شروع ہوا تھا۔ (زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد اول ص۲۰۷۔ بحر محیط جلد ۲ ص۳۹)

تیسرے معنے

اس کے یہ ہیں کہ رمضان میں پورا قرآن اتارا گیا ہے جیسے احادیث میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ کَانَ یُعَارِضُنِی الْقُرْاٰنَ فِی کُلِّ سَنَۃٍ مَرَّۃً وَ اِنَّہٗ عَارَضَنِی الْاٰنَ مَرَّتَیْنِ (زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۸ ص۲۵ و ص۲۶۲) یعنی جبرائیل ہر سال رمضان کے مہینہ میں تمام قرآن کریم کا میرے ساتھ ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے۔ مگر اس سال انہوں نے دو دفعہ دور کیا ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی قرآن کریم نازل ہوا ہے مگر رمضان المبارک کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں جس حد تک قرآن کریم نازل ہو چکا ہوتا تھا۔ جبریل اس کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مل کر دور کیا کرتے تھے۔ گویا دوسرے الفاظ میں دوبارہ تمام قرآن کریم آپ پر نازل کیا جاتا۔ بخاری کتاب بدء الوحی میں بھی یہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے

کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس وکان اجود ما یکون فی رمضان حین یلقاہ جبریل وکان یلقاہ فی کل لیلۃ من رمضان فیدارسہ القرآن فلرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود بالخیر من الریح المرسلۃ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور زیادہ تر سخاوت آپ رمضان میں فرمایا کرتے تھے جبکہ جبریل آپ سے ملتے تھے اور جبریل رمضان کے مہینہ میں ہر رات آپ سے ملا کرتے تھے اور تمام قرآن کریم آپ کے ساتھ مل کر دور کیا کرتے تھے۔ ان دنوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بارش لانے والی ہوا سے بھی اپنے جود اور کرم میں بڑھ جاتے تھے۔ ان حوالجات سے ثابت ہے کہ ابتدائے نزول قرآن بھی رمضان کے مہینہ میں ہوا۔ اور پھر ہر رمضان میں جتنا قرآن اس وقت تک نازل ہو چکا ہوتا تھا جبرائیل دوبارہ نازل ہو کر اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مل کر دہراتے تھے اس روایت کو مدنظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ سارا قرآن کریم ہی رمضان میں نازل ہوا بلکہ کئی حصے متعدد بار نازل ہوئے یہاں تک کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد اگر ۲۳ رمضان آئے تو بعض آیات ایسی تھیں جو ۲۳ بار نازل ہوئیں بعض ۲۲ بار نازل ہوئیں بعض ۲۱ بار اور بعض ۲۰ بار۔ اسی طرح جو آیات آخری سال نازل ہوئیں وہ بھی دو دفعہ دہرائی گئیں کیونکہ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپ کی حیات طیبہ کے آخری سال میں جبرائیل نے دو دفعہ قرآن کریم آپ کے ساتھ دہرایا اور

یہ بات قرآن کریم سے ثابت ہے

کہ ملائکہ جو بھی کام کرتے ہیں وہ خدا تعالےٰ کے حکم سے کرتے ہیں۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جبرائیل کا رمضان میں آپ کے ساتھ مل کر قرآن کریم کا تکرار نزول نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ فرشتہ اترتا ہی اسی وقت ہے جب اللہ تعالےٰ کا حکم ہو اور اسلامی زبان میں اس کے لئے نزول کی اصطلاح ہی استعمال ہوتی ہے پس انزل فیہ القرآن کے ایک یہ معنے بھی ہوئے کہ اس مہینہ میں تمام قرآن کا نزول ہوا

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے

کہ رمضان اسلامی نام ہے۔ اس مہینے کا پہلا نام زمانہ جاہلیت میں ناتق ہوا کرتا تھا۔ (فتح البیان)

ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی۔ چونکہ ھدیٰ اور بینات دونوں قرآن کریم کا حال ہیں۔ اس لئے اس کے معنے یہ ہوئے کہ یہ قرآن ایسا ہے کہ اوّل تو وہ ھدیٰ ہے۔ یعنی لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے۔ دوم اس میں ہدایت کے دلائل ہیں۔ یعنی وہ یونہی لوگوں کو نہیں کہتا کہ ایسا کرو۔ اور ایسا نہ کرو۔ بلکہ وہ دلائل بھی دیتا ہے۔ اور للناس کا لفظ رکھ کر بتایا کہ یہ تمام دنیا کے لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے۔ صرف بعض لوگوں کے لئے نہیں والفرقان اور پھر اس میں ایسے دلائل ہیں جو حق اور باطل میں امتیاز کر دیتے ہیں۔ فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ میں بتایا کہ جس شخص کو اللہ تعالےٰ نے رمضان کا مبارک مہینہ نصیب کرے اور وہ ان دنوں سفر میں بھی نہ ہو اور اس کی صحت بھی اچھی ہو اسے چاہیئے کہ وہ پورے مہینہ کے مسلسل روزے رکھے اور اپنے لئے

خیر اور برکت کے زیادہ سے زیادہ سامان

جمع کرے اور ان مبارک ایام کو سستی اور غفلت میں ضائع نہ کرے۔

پھر فرماتا ہے یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر اللہ تعالےٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا یعنی ہم نے رمضان میں روزے اس لئے مقرر کئے ہیں کہ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ تم ایمان لاؤ اور پھر اپنی زندگی تنگیوں میں بسر کرو۔ حالانکہ بظاہر یہ دکھائی دیتا ہے کہ ان دنوں مومنوں کو اپنے نفس پر زیادہ تنگی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ درحقیقت اس آیت میں

یہ عظیم الشان نکتہ

بتایا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کے لئے بھوکا رہنا یا دین کے لئے قربانیاں کرنا انسان کے لئے کسی نقصان کا موجب نہیں بلکہ سراسر فائدہ کا باعث ہوتا ہے۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ رمضان میں انسان بھوکا رہتا ہے وہ قرآن کریم کی تکذیب کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم بھوکے تھے ہم نے رمضان مقرر کیا تا کہ تم روٹی کھاؤ۔ پس معلوم ہوا کہ روٹی وہی ہے جو خدا کھلاتا ہے اور اصل زندگی اسی سے وابستہ ہے کہ

انسان خدا کے لئے قربانی کرے

اور پھر جو کچھ ملے اسے خدا کا شکر ادا کرتا ہوا کھائے۔ اس کے سوا جو روٹی ہے وہ دراصل کھانے والے کے لئے روحانی ہلاکت کا موجب ہوتی ہے۔ پس مومن کا فرض ہے کہ جو لقمہ بھی اس کے منہ میں جائے اس کے متعلق پہلے دیکھ لے کہ وہ کس کے لئے ہے۔ اگر تو وہ خدا کے لئے ہے تو وہی روٹی ہے۔ اور اگر نفس کے لئے ہے تو وہ روٹی نہیں بلکہ پتھر ہیں۔ اسی طرح جو کپڑا خدا کے لئے پہنا جائے وہی لباس ہے اور جو نفس کے لئے پہنتا ہے وہ ننگا ہے۔ دیکھو کیسے لطیف پیرایہ میں

اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے

کہ جب تک تم خدا کے لئے تکالیف اور مصائب برداشت نہ کرو تم کبھی سہولت حاصل نہیں کر سکتے اس سے ان لوگوں کے خیال کا بھی ابطال ہو جاتا ہے جو بقول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رمضان کو موٹے ہونے کا ذریعہ

بنا لیتے ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگوں کے لئے رمضان ایسا ہی ہوتا ہے جیسے گھوڑے کے لئے خوید۔ وہ ان دنوں خوب گھی مٹھائیاں اور مرغن اغذیہ کھاتے ہیں اور اس طرح موٹے ہو کر نکلتے ہیں جس طرح خوید کے بعد گھوڑا)۔ یہ چیز بھی رمضان کی برکت کو کم کرنے والی ہے اسی طرح

افطاری میں تنوع اور سحری میں تکلفات

بھی نہیں ہونے چاہئیں اور یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ سارا دن بھوکے رہے ہیں اب پرخوری کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ

افطاری کے لئے کوئی تکلفات نہ کرتے تھے۔ کوئی کھجور سے کوئی نمک سے۔ بعض پانی سے اور بعض روٹی سے افطار کر لیتے تھے ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم اس طریق کو پھر جاری کریں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی کے نمونہ کو زندہ کریں۔

پھر فرماتا ہے ولتکملوا العدۃ اللہ تعالے چاہتا ہے کہ

تم گنتی پوری کرو

مفسرین نے اس کے یہ معنے کئے ہیں اور میں خود بھی کبھی کبھی یہ معنے کیا کرتا ہوں کہ اس آیت میں اللہ تعالے نے مہینہ بھر کے روزے مقرر کرنے کی وجہ بتائی ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالے نے رمضان کا مہینہ اس لئے مقرر کیا ہے کہ تا دن پورے ہو جائیں۔ اگر یونہی حکم دے دیتا کہ روزے رکھو تو کوئی دس رکھ لیتا کوئی بیس رکھ لیتا اور کوئی رکھتا ہی چلا جاتا۔ پس اللہ تعالے نے ایک مہینہ مقرر کر دیا تاکہ روحانی تکمیل کے لئے جس مدت کی ضرورت ہے اس کو تم پورا کر لو۔ یہ معنے بھی اپنی جگہ درست ہیں مگر اس کا

ایک یہ مطلب بھی ہے

کہ اصل زندگی انسان کی وہی ہے جو نیکی میں گذرے۔ عمر کا وہ حصہ جو دنیا کے لئے گذر جاتا ہے ضائع چلا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کے یہ معنے ہیں کہ ہم نے روزے اس لئے رکھے ہیں کہ تا تم اپنی حقیقی عمر پوری کر لو۔ جو لوگ دنیا میں ہی مصروف رہتے ہیں وہ قرآنی اصطلاح کے مطابق زندہ نہیں بلکہ مردے ہیں۔ ا۔ رمن کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی کے مطابق جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ اگلے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے روزے اس لئے مقرر کئے ہیں تا تم دنیا میں اپنی مقررہ عمر گذار لو۔ چونکہ بنی نوع انسان کے لئے کھانا پینا لازمی ہے اس لئے سارا سال تو روزے نہیں رکھے جا سکتے تھے اللہ تعالے نے

اس اصل کے مطابق

کہ ایک نیکی کا ثواب کم سے کم دس گنا ملتا ہے ایک ماہ کے روزے مقرر کر دئے اور اس طرح رمضان سارے سال کے روزوں کا قائمقام ہو گیا۔ گویا جس نے اس مہینہ میں روزے رکھ لئے اس نے سارے سال کے روزے رکھ لئے۔ اور اس طرح اس کی زندگی دائمی زندگی ہو گئی۔

پھر فرماتا ہے ولتکبروا اللہ علیٰ ما ھداکم۔ یہ روزے اس لئے مقرر کئے گئے ہیں کہ تم اس بات پر اللہ تعالے کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے

یہ ایک عجیب بات ہے

کہ اللہ تعالے نے رمضان کے روزوں کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔ اب ان آیات میں اللہ تعالے نے شھر کے مقابلہ میں ولتکملوا العدۃ کے الفاظ رکھ دئے اور بتایا کہ اگر ہم ایک مہینہ مقرر نہ کرتے تو کوئی کم روزے رکھتا اور کوئی زیادہ اور اس طرح وہ روحانی ترقی جو مہینہ بھر کے روزوں کے نتیجہ میں حاصل ہو سکتی تھی اسے وہ حاصل نہ کر سکتے۔ اس کے بعد انزل فیہ القرآن کے مقابلہ میں ولتکبروا اللہ علیٰ ما ھداکم کے الفاظ رکھ کر بتایا کہ ہم نے کوئی اور مہینہ اس لئے مقرر نہیں کیا کہ نزولِ رمضان کو یاد کر کے اس ماہ میں تمہارے دل میں خاص جوش پیدا ہو سکتا ہے۔ جب رمضان کا مہینہ آئے گا تو لازماً تمہیں یہ خیال بھی آئیگا کہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہم پر خدا تعالے کا ایک بہت بڑا فضل قرآن کریم جیسی مقدس کتاب کی شکل میں نازل ہوا ہے اور تمہارا دل خود بخود اس مہینہ میں خدا تعالے کی بڑائی بیان کرنے کی طرف متوجہ ہو جائیگا۔

پھر ولتکبروا اللہ علیٰ ما ھداکم میں اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ یہ دن اس لئے ہیں تا اللہ تعالے کی ہدایت پر

تم اس کی تکبیر کرو

یہ نہیں کہ شکوہ کرو کہ ہمیں بھوکا رکھا۔ بلکہ یہ سمجھو کہ بڑا احسان کیا روزہ جیسی نعمت ہمیں عطا کی۔ یہاں مومن کا نقطۂ نگاہ واضح کیا گیا ہے۔ کہ اسے قربانی کا جو موقعہ بھی ملے۔ وہ اسے اللہ تعالے کا فضل سمجھتا ہے اور جس قوم کا یہ نقطۂ نگاہ ہو جائے۔ اسے کوئی تباہ نہیں کر سکتا۔ وہ ضرور کامیاب ہو کر رہتی ہے ایسی قوم حقیقی معنوں میں زندہ قوم ہو جاتی ہے جب ایک شخص کے دل میں یہ خیال ہو کہ مجھ پر جو دینی ذمہ داریاں ہیں۔ وہ اللہ تعالے کا احسان ہیں تو وہ اللہ تعالے کی بڑائی کرے گا اور جو شخص خدا کی بڑائی کرے گا خدا اسکی بڑائی کرتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالے نے ہمیں حکم دیا ہے کہ تمہیں جو کوئی تحفہ دے۔ تم اسے اس سے بہتر تحفہ دو اور جب ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالے خود ایسا نہ کرے۔ انسان اس کی خدمت میں تحفہ پیش کرے اور وہ اس سے بہتر تحفہ اسے نہ دے۔ پس جو شخص خدا تعالے کی بڑائی کرتا ہے۔ خدا اس کی بڑائی کرتا ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ تکبیر صرف منہ سے نہ ہو جس تکبیر سے وہ خوش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ گالیاں کھاؤ۔ ماریں کھاؤ۔ پتھر کھاؤ اور پھر اللہ تعالے کی تکبیر کرو کہ اس نے ہمیں یہ مواقع عطا کئے ہیں گویا

حقیقی تکبیر یہی ہے

کہ جتنا زیادہ ظلم ہو۔ اتنا ہی زیادہ انسان اللہ تعالے کی طرف جھکے اور کہے کہ مجھ پر اس کے کتنے احسان ہو رہے ہیں۔ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہو تو وہ اللہ تعالے کی تکبیر کرے۔ اور اس کی بڑائی بیان کرے ایسے شخص کی تکبیر کے بدلہ میں اللہ تعالے یقیناً اس کو بڑھاتا اور اس کی بڑائی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ ورنہ صرف جیبھ کی تکبیریں اسکے کسی کام نہیں آسکتیں۔

اس کے بعد فرمایا ولعلکم تشکرون یہ روزے ہم نے اس لئے مقرر کئے ہیں تاکہ تم اس کے شکر گذار بنو۔ یہ الفاظ اللہ نے ومن کان مریضاً او علیٰ سفرٍ فعدۃ من ایامٍ اخر کے مقابل میں رکھ کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ یہ سہولت ہم نے اس لئے رکھی ہے کہ تم شکرگذار بنو کہ خدا تعالے نے مدارج عالیہ کے حصول کے لئے ہمارے لئے کس قدر سہولتیں رکھ دی ہیں اور تمہاری جبیں نیاز ہمیشہ اس کے حضور جھکی رہے۔

غرض ان آیات میں اللہ تعالے نے

تین احکام

دئے ہیں اور تین ہی حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ تین احکام تو یہ دئے کہ

(۱) مہینہ کے روزے رکھو (۲) رمضان میں رکھو (۳) مریض اور مسافر کو ان دنوں میں رخصت ہے۔

اس کے مقابل میں

تین ہی حکمتیں

بیان فرمائیں (۱) کہا تھا کہ ایک مہینہ کے روزے رکھو۔ اس کے لئے فرمایا کہ اگر ہم روزے مقرر نہ کرتے تو لوگ کم و بیش رکھتے۔ اور اس طرح وہ تعداد پوری نہ ہوتی جو روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے۔

(۲) کہا تھا کہ رمضان میں روزے رکھو اس پر کوئی کہہ سکتا تھا کہ رمضان کو کیوں مقرر کیا ہے جس مہینہ میں کوئی چاہتا روزے رکھ لیتا۔ اس کے لئے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کا نزول یاد آکر خدا تعالے کو یاد کرنے کا جوش پیدا ہوگا اور اس مبارک مہینہ میں خدا تعالے کی عبادت اور ذکر الٰہی کی طرف تمہیں زیادہ توجہ پیدا ہوگی۔

(۳) کہا تھا کہ بعض کے لئے رخصت ہے اس کی وجہ یہ بتائی کہ ان آسانیوں کو دیکھکر خدا تعالے کا شکر ادا کرنے کا جذبہ تمہارے دلوں میں پیدا ہو کہ خدا کو ہمارا کتنا خیال ہے اس نے ہمارے فائدہ کے لئے حکم دیا۔ اور اس میں بھی ہمارے لئے آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔ یہ عدۃ من ایام اخر کے مقابلہ میں فرمایا کہ یہ تخفیف اور سہولت اس لئے ہے کہ تم خدا کا شکر ادا کرو اور اس کی محبت سے اپنے

سینہ و دل کو منور کرو

اسی طرح لعلکم تشکرون میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ رمضان ہم نے اسلئے اتارا ہے کہ تم شکرگذار بنو یعنی ہر تکبیر کے بعد شکر کرو کہ خدا نے اپنی تکبیر کی توفیق دی۔ اور پھر اس بات کا شکر کرو کہ خدا نے اپنے شکر کی توفیق دی۔ اور پھر اس شکر کی توفیق ملنے پر شکر کرو۔ اس طرح اللہ تعالے کے شکر کا ایسا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا کہ انسان ہر وقت اس کے دروازہ پر گرا رہے گا۔ اور اس غلام کی طرح ہو جائے گا جو کسی صورت میں بھی اپنے

آقا کو

نہیں چھوڑتا۔

ضروری اعلانُ

از محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مجھے لجنہ اماء اللہ کی تاریخ لکھنے کے سلسلہ میں بہن ۱۹۲۷ء کے رسالہ مصباح کی ضرورت ہے۔ جس بہن کے پاس یہ پرچہ ہو مجھے قیمتاً دیدیں یا عاریتاً بھجوا دیں میں اسے پڑھ کر واپس کر دونگی۔

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۲۱۵۳ :- میں سکینہ بی بی زوجہ چوہدری عطاء اللہ قوم جٹ کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دارالصدر شرقی ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد مہر بذمہ خاوند مبلغ ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت ادا کردوں تو میرے مرنے کے بعد اسی قدر رقم میرے متروکہ کے حصہ وصیت سے منہا ہوگی۔ نیز اس کے علاوہ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت ذریعہ آمدن کوئی نہیں اگر کوئی آمدن ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت ادا کرتی رہوں گی۔

الامۃ :- سکینہ بی بی

گواہ شد :- مسعود احمد سیکرٹری مال محلہ دارالصدر شرقی

گواہ شد :- محمد ابراہیم بقلم خود انسپکٹر وصایا ربوہ

گواہ شد :- بقلم خود عطاء اللہ خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۶۳۷۰ :- میں حیات بی بی زوجہ چوہدری شرف الدین قوم باٹھ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن چاہ احمدیاں والا ڈاکخانہ مخدوم رشید ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :- میری جائیداد اس وقت مبلغ ۳۲/- روپے مہر وصول شدہ اور مبلغ یکصد روپے اثاث البیت کل ۱۳۲/- روپے کی ہے۔ اسکے علاوہ مجھے میرے بچے پچاس روپے سالانہ بطور خرچ دیتے ہیں میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد اور سالانہ آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔

الامۃ :- نشان انگوٹھا حیات بی بی زوجہ چوہدری شرف دین چاہ احمدیاں ڈاکخانہ مخدوم رشید ملتان۔

گواہ شد :- محمد یونس ولد چوہدری محمد یوسف قائد خدام الاحمدیہ چاہ احمدیاں والہ ڈاکخانہ مخدوم رشید ضلع ملتان۔

گواہ شد :- محمد صادق ولد شوکت الدین پریذیڈنٹ چاہ احمدیہ والہ ڈاکخانہ مخدوم رشید تحصیل و ضلع ملتان۔

نمبر ۱۶۳۸۶ :- میں عبدالرحیم خان ولد گل محمد خان قوم بلوچ پیشہ

دکانداری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بیٹ نبی شاہ ڈاکخانہ علی پور ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بزرگوار زندہ ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ دکانداری مبلغ ۵۰/- روپے ہے میں تاد زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف عبدالرحیم خان ولد گل محمد خان ساکن بیٹ نبی شاہ

العبد :- عبدالرحیم خان بلوچ بقلم خود ۲۵/۱/۶۱ء

گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۲۵/۱/۶۱ء

گواہ شد :- گل محمد خان

نمبر ۱۶۳۸۷ :- میں حیات زوجہ حکیم عزیز الدین قوم نونادی پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن علی پور ڈاکخانہ علی پور ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ پچاس روپیہ جو کہ میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ نقد مبلغ باسٹھ روپے چوڑی نقرہ تین عدد قیمتی بارہ روپے کل میزان یکصد چوبیس جو میری ملکیت ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط الراقم الحروف حکیم عزیز الدین خاوند موصیہ

الامۃ :- نشان انگوٹھا مسماۃ حیات

گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۲/۱/۶۱ء

گواہ شد :- فقیر محمد ولد گلزار محمد ساکن علی پور ڈاکخانہ و تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ

نمبر ۱۶۴۱۳ :- میں سردار بی بی عرف سرداں زوجہ میاں اللہ دتہ صاحب ٹھیکیدار قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۶۵ سال تاریخ بیعت قریباً ۱۹۳۲ء ساکن شیخ پور چاہ گھنے والا ڈاکخانہ گلزار ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں تو ایسی جائیداد یا ایسی رقم کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ تفصیل جائداد حق مہر مبلغ ایک صد روپیہ ہے۔ جو میں خاوند سے وصول کرکے گھر میں ہی خرچ کر چکی ہوں۔ لیکن اب اس کا حصہ ۱/۵ ادا کروں گی۔ (۲) چار ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ جن کی قیمت اس وقت ۱۱۰/- ہے دس چار چوڑیاں چاندی کی وزنی تقریباً دس تولہ جن کی قیمت پچاس روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں مندرجہ بالا کل جائداد ۲۹۰/- کی ہے۔ اسکے ۱/۵ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میں یہ رقم فروری ۱۹۶۲ء تک داخل خزانہ کردوں گی۔ الراقم الحروف سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی ۶/۱۲/۶۱

گواہ شد :- غلام حسین ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب پسر موصیہ ساکن شیخ پور چاہ گھنے والا ضلع ملتان

گواہ شد :- نشان انگوٹھا سرداں بی بی صاحبہ

گواہ شد :- اللہ دتہ ولد میاں گھنا خاوند موصیہ ساکن شیخ پور۔ چاہ گھنے والا ڈاکخانہ گلزار ضلع ملتان۔

نمبر ۱۶۴۱۴ :- میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری محمد شریف صاحب قوم جٹ سرا پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۵۵/۱۲-ایل ڈاکخانہ ۵۵/۱۲-ایل ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۲۵۰/- روپیہ وصول شدہ زیور طلائی بالیاں دو عدد وزن نصف تولہ قیمت ۷۵/- زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی ایک تولہ قیمت ۱۳۰/- زیور طلائی کنٹھی ایک عدد پانچ تولے قیمت ۶۵۰/- کل ۱۰۹۵/- جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں۔ یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم

گواہ شد :- محمد حنیف احمد ۵۵/۱۲-ایل ضلع منٹگمری۔

گواہ شد :- نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری شریف

گواہ شد :- چوہدری محمد شریف صاحب خاوند موصیہ چک ۵۵/۱۲-ایل ضلع منٹگمری۔ اشان انگوٹھا۔

نمبر ۱۶۴۱۵ :- میں رابعہ بی بی زوجہ چوہدری محمد نذیر احمد صاحب قوم جٹ سوا۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن ۵۵/۱۲-ایل ڈاکخانہ چک ۵۵/۱۲-ایل ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۲۵۰/- روپیہ وصول شدہ۔ زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی وزن ڈیڑھ تولہ ۱۹۵/- روپیہ۔ زیور طلائی انگوٹھی ایک عدد وزن ۶ ماشہ قیمت ۶۵/- روپے۔ نقد روپیہ پاکستانی ۳۳۰/- کل میزان ۸۴۰/- جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا

الامۃ۔ نشان انگوٹھا رابعہ بی بی

گواہ شد۔ محمد حنیف احمد۔

گواہ شد :- چوہدری محمد نذیر احمد خاوند موصیہ۔

درخواست دعا

میں عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(ڈاکٹر نور الدین۔ بدوملہی)

ولادت

مکرم ابوالظفر رائے شمشیر خانصاحب جو نیئر کارکن دفتر اصلاح وارشاد ربوہ کے ہاں مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۶۲ء مطابق ۱۲ رمضان المبارک خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسرا لڑکا تولد ہوا جس کا نام محمد ثناء اللہ خان تجویز کیا گیا ہے۔

بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور خادم دین بننے کی توفیق بخشے۔

خاکسار عباد اللہ گیانی دفتر الفضل ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے چچا خواجہ محمد احمد صاحب بیمار رہتے ہیں۔ نیز میرا بھائی محمد سلیم پیٹ میں درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا عطا فرمائے۔ آمین

(محمد ابراہیم جبڑا نوالہ)

(۲) عرصہ سے میری والدہ صاحبہ محترمہ بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب دعا فرمائیں۔

(خلیل الرحمن ملک سنٹرل رولر فلور ملز ریلوے روڈ قصور)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتا ہے۔

بہترین اقسام کے پیوندی آم کے پودہ جات کے حصول کا سنہری موقعہ

ہمارے فروٹ فارمز ناصر آباد محمود آباد میں پیوندی آم کی بہترین اقسام لنگڑا، بمبیے سرولی۔ ثمر بہشت۔ مدراس الفانسو، فجری۔ دسہری کے پودہ جات کی ایک محدود تعداد قابل فروخت موجود ہے۔ چونکہ پودہ جات لگانے کا موسم شروع ہو چکا ہے اس لئے خواہشمند احباب ایڈوانس رقوم بھیج کر پودہ جات ریزرو کروالیں۔ جن کی رعایتی قیمت حسب ذیل ہوگی۔

(۱) مدراس الفانسو۔ فجری	۵۔۵۰
(۲) لنگڑا بمبیے سرولی۔ ثمر بہشت	۶۔۵۰
(۳) ہن دسہری	۷۔۵۰

دیگر معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ جات پر رجوع فرمائیں:

(۱) انچارج باغ
ناصر آباد فارم۔ ڈاکخانہ خاص
ریلوے اسٹیشن کنجھے جھی
ضلع تھرپارکر

(۲) انچارج باغ
محمود آباد فارم۔ ڈاکخانہ کنری
ریلوے اسٹیشن کنری
ضلع تھرپارکر

سیلز انچارج ایم این سنڈیکیٹ محمود آباد فارم
ڈاکخانہ کنری۔ ضلع تھرپارکر

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر مفت — عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

باموقع قابل فروخت مکان

صدر انجمن کا ملکیتی مکان برقبہ دس مرلہ واقعہ محلہ دار الرحمت ربوہ جس میں رہائش کے پیش نظر ہر قسم کی سہولتیں اور آسائشیں میسر ہیں کی خرید کے تعلق میں کچھ چٹھیاں موصول ہوئی تھیں ان کی اور دیگر خواہشمند احباب کی اطلاع کے واسطے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مکان کی خرید کے تعلق میں مبلغ ۵۱۰۰/- روپیہ کی پیشکش موصول ہو چکی ہوئی ہے اگر کوئی دوسرے صاحب یہ مکان خرید نا چاہیں تو دو ہفتہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں یا بصورت دیگر بالمشافہ گفتگو سے فیصلہ کر لیں۔ بعد گذرنے میعاد مذکور کسی کی طرف سے کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا اور مکان ان صاحب کے ہاتھ فروخت کر دیا جائے گا جو زیادہ رقم ادا کریں گے۔

صلاح الدین ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

عید کا بہترین تحفہ

احباب کرام! حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ:-

"میرے نزدیک الفرقان جیسا علمی رسالہ تیس چالیس ہزار بلکہ لاکھ تک چھپنا چاہیئے اور اس کی بہت وسیع اشاعت ہونی چاہیئے"۔ (الفضل ۵۔جنوری ۱۹۵۶ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو .... پس مخیر اور مستطیع احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے"۔ (الفضل ۱۰۔جولائی ۱۹۵۹ء)

فیصلہ کیا گیا ہے کہ رمضان المبارک کی خوشی میں ایک ماہ تک رسالہ کی سالانہ قیمت نئے خریداروں سے چھ روپے کی بجائے پانچ روپے وصول کی جائے۔ اس رعایت سے ۱۳ر مارچ ۱۹۶۲ء تک فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ آپ رمضان کی نیکیوں میں اس نیکی کا بھی اضافہ فرمائیں کہ اگر پہلے خریدار نہیں تو خود خریدار بن جائیں نیز اپنے کسی دوست کے نام عید الفطر کے تحفہ کے طور پر رسالہ الفرقان جاری کروائیں۔ جملہ رقوم مینیجر الفرقان ربوہ کے نام ارسال فرمائیں۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

رمضان المبارک کے تحفے

قرآن مجید مجلد بڑا سائز ہدیہ صرف -/۶

نماز مترجم عکسی بلاک کی طباعت ہدیہ -/۴/-

قاعدہ یسرنا القرآن کلاں ہدیہ -/۱۰/-

سیپارے اول تا ششم ہدیہ فی پارہ -/۴/-

مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا)، دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے بےحد مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

نور کاجل

آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کے لئے دنیا بھر میں بےنظیر۔ بچوں عورتوں مردوں سب کے لئے مفید ترین سرمہ۔

سوا روپیہ

نور آملہ

سر اور بالوں کے لئے مقوی سفوف جس سے سر دھونے سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ بال لمبے اور نرم ہوتے ہیں۔ سکری بالکل دور ہو جاتی ہے۔

ڈیڑھ روپیہ

نور ابٹنہ

حسن کا نکھار اور دلہن کا سنگھار۔ چہرہ کے کیل چھائیوں، بدنما داغوں، مہاسوں اور بہنی بالی دور کرنے کے لئے مفید ہے۔

ڈیڑھ روپیہ

تیار کردہ:- خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

درخواست دعا

عزیزم چوہدری محمد یوسف صاحب کلرک تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ عرصہ تقریباً سات آٹھ ماہ سے آنتوں کے تشنج اور معدہ کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ ان کی بیماری خاصی طویل ہو چکی ہے اور بعض اوقات تشویشناک صورت بھی اختیار کر جاتی ہے میں دوستوں اور بزرگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ درد دل سے یوسف صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہونے اور حسب سابق اطمینان اور دلجمعی سے سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کی غیر حاضری کی وجہ سے خود سکول کے کام کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے سلسلہ کا یہ مخلص اور محنتی کارکن ساری جماعت کی دعاؤں کا محتاج ہے۔ محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

مفت

ہومیوپیتھی سیکھ کر ملک اور قوم کی خدمت کریں جوابی کارڈ آنا ضروری ہے۔

ادارہ ہومیوپیتھ دھوریہ (کھاریاں) گجرات

ادویات برائے حیوانات

(۱) ٭ "اکسیر اپھارہ" شفتل اور برسیم وغیرہ قسم کے چارہ سے جانوروں کو جو خوفناک اور مہلک اپھارہ ہو جاتا ہے اس دواء کے ایک پیکٹ سے بفضلہ تعالیٰ پندرہ منٹ کے اندر اندر یہ اپھارہ غائب ہو جاتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۵۰ پیسے فی درجن ۶ روپے

(۲) ٭ "اکسیر منہ کھر" جانوروں کے منہ اور پاؤں پکنے کی کامیاب دواء۔ قیمت فی پیکٹ ۷۵ پیسے فی درجن ۶ روپے

(۳) ٭ "اکسیر گل گھوٹو"۔ جانوروں کے خناق کا بہترین علاج۔ فی کورس (۴ پیکٹ) ۱/۵۰ روپے فی درجن ۱۲ روپے

(۴) ٭ "اکسیر کنار" بدہضمی، دستوں اور چارہ کم کھانے والے جانوروں کے لئے اکسیر ہے۔ کمزور جانوروں کو موٹا کرتی ہے۔ فی پیکٹ ۱/۵۰ روپے فی درجن ۱۲ روپے۔

(۵) ٭ "تریاق زہر باد" کمر جباد کے لئے تریاق ہے۔ فی پیکٹ ۷۵ پیسے فی درجن ۶ روپے ہر دوائی کے ۲ یا اس سے زیادہ پیکٹ منگوانے پر خرچ ڈاک و پیکنگ بذمہ کمپنی۔

تفصیلات کے لئے کارڈ لکھیں

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

ابسارین

ملیریا کی ایک عجیب زود اثر دواء۔

قیمت ---- ایک روپیہ ۵۰ پیسے

تیار کردہ:- شفا ہومیوپیتھک لیبارٹریز ربوہ

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق سے حاصل کیجئے۔

خوبصورت آنکھوں کے لئے خوبصورت تحفے

سرمہ حور

آنکھوں کی صفائی۔ نظر کی تیزی اور آنکھ کی ہر قسم کی بیماری کے لئے بےنظیر۔ چھوٹی شیشی آٹھ آنے۔ بڑی شیشی ایک روپیہ

حور کاجل

آنکھوں کو خوبصورت، دلکش اور جاذب نظر بناتا ہے۔ بچوں کی معصوم آنکھوں کے لئے پیاری شے۔ فی شیشی ۸ آنے بڑی شیشی ایک روپیہ

نور دواخانہ آبادی اچھرہ سنگھ۔ گوجرانوالہ

حافظ آباد میں

ہماری مشہور عالم دواء

حب اطہر رجسٹرڈ

اور ہماری دوسری دوائیں

ناصر میڈیکل ہال مین بازار حافظ آباد

سے مقررہ قیمتوں پر حاصل کی جا سکتی ہیں

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اعلان:- صنعت و تجارت پسند احمدی احباب جو شراکت کے طور پر ایک شیشہ سازی کا کارخانہ کھولنے کے لئے سرمایہ لگانا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر تفصیل دریافت فرمالیں۔

ایم۔ آئی۔ خان معرفت نصیر احمد خان محلہ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے